سوال

رت کا گاڑی چلانا (384)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت شرعاً گاڑی چلا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علیم بذات الصدور" نے اولاد آدم میں سے مرد اور عورت کا دائرہ کار عملی زندگی میں علیحدہ علیحدہ متعین کر رکھا ہے مرد کو جفا کش بنایا تاکہ بیرونی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے اور صنف نازک کو اس کی اپنی حیثیت سے ذمے داریاں سونپی ہیں یہ ایک ایسا شعور ہے جس کا احساس غیر جنس بنی آدم میں بھی دریعت

ا انما خلقنا لحراثة الارض » بحوالہ بخاري و مسلم)

ا ریعنی تخلیق کا مقصد سواری کرنا نہیں ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کے لیے بنایا گیا ہے انسان کو اعلیٰ جنس اور اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے بطریق اولیٰ یہ احساس و ادراک ہونا چاہیے اسلام میں مرد و زن کی ذمہ داریوں میں اس حد تک احتیاط کا پہلو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ راہ چلتے اختلاط کو بھی ناپسند فرمایا۔

ں :3/182)

تعالیٰ عنہا کا بیان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آج حیات ہوتے تو عورتوں کو فتنے کے ڈر سے مساجد میں جانے سے منع کر دیتے جس طرح کہ نبی اسرائیل کی عورتوں کو روکا گیا تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ اپنی زندگی میں روکا نہیں اس لیے عورتوں کا مسجدوں میں جانا جائز ہے) اسی اثر کو بنیاد بنا

، عورت کو گاڑی کار وغیرہ چلانے کی اجازت کی شکل میں تمام تحفظات کو خیر باد کہنا پڑے گا جس سے عورت کی کرامت و مقام اور عزت و وقار مجروح ہوگا جبکہ اسلامی تعلیمات کا اہم جز ہے کہ عورت کو عورت بنا کر رکھو گاڑی ایک متحرک مشینری ہے جب تک انسانی فعل کو اس میں دخل نہ ہو وہ کسی کام کی نہیں

ے لیے آزادانہ نگاہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے ایک روایت میں حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا کی موجودگی میں بعض ازواج مطہرات نے پردہ سے تساہل برتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انذار کے انداز میں فرمایا: کیا تم بھی نابینی ہو؟

ر 1990ء میں شائع ہو چکے ہیں۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص690

محدث فتویٰ